ترجمہ قرآن مجید

کنز الایمان

تفسیر

نور العرفان

ترجمہ

امام اہلسنت اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

پیر بھائی کمپنی

۴۰ ۔ اردو بازار لاہور

(بقیہ صفحہ ٥٠٢) فرعونیوں کا کوئی خاص میلہ ہے جہاں سب لوگ جمع ہوئے' آراستہ ہو کر خوشیاں مناتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت شرعی کے وقت مسلمان کو کفار کے میلہ میں جانا جائز ہے کہ موسیٰ علیہ السلام مقابلہ کے لئے کفار کے میلہ میں گئے' ابراہیم علیہ السلام بت شکنی کے لئے بت خانہ میں گئے ١٤۔ یعنی اس مقابلہ کا تمام علاقہ میں اعلان کردیا جائے اور مناظرہ کا وقت چاشت کا ہو تا کہ روشنی کافی ہو لوگوں کو اصل واقعہ دیکھنے میں اشتباہ نہ ہو۔ خیال رہے کہ عربی زبان میں دن کے حصوں کے حسب ذیل نام ہیں۔ فجر' صباح' غداۃ' بکرۃ' ضحوہ' ہجرہ' ظہیرہ' رواح' مساء عصر' اصیل' عشاء اولیٰ' عشاء آخرہ۔ (روح البیان وغیرہ)۔

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾ قَالَ لَهُمْ

تو فرعون پھرا اور اپنے داؤں اکٹھے کئے [1] پھر آیا ان سے موسیٰ نے

مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ

کہا تمہیں خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو [2] کہ وہ تمہیں عذاب سے

بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ

ہلاک کر دے اور بیشک نامراد رہا جس نے جھوٹ باندھا [3] تو اپنے معاملہ میں باہم مختلف

بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ

ہو گئے [4] اور چھپ کر مشورت کی۔ بولے بے شک یہ دونوں ضرور جادوگر ہیں

يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا

چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری زمین سے اپنے جادو کے زور سے نکال دیں اور تمہارا اچھا

بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ

دین لے جائیں [5] تو اپنا داؤں پکا کر لو پھر پرا باندھ کر آؤ [6]

وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ

اور آج مراد کو پہنچا جو غالب رہا [7] بولے اے موسیٰ یا تو

اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ

تم ڈالو یا ہم پہلے ڈالیں [8] موسیٰ نے کہا بلکہ

اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ

تمہیں ڈالو [9] جبھی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے ان کے

سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً

خیال میں [10] دوڑتی معلوم ہوئیں [11] تو اپنے جی میں موسیٰ نے خوف

مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَاَلْقِ

پایا [12] ہم نے فرمایا ڈر نہیں بے شک تو ہی غالب ہے [13] اور ڈال تو دے

١۔ بہتر ہزار جادوگر اور ان کا سامان ٢۔ یعنی معجزوں کو جادو نہ بتاؤ کہ یہ جھوٹ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر کو جھوٹ کی طرف نسبت کرنا رب تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا ہے ٣۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کی نافرمانی عذاب الٰہی کا سبب ہے۔ دیکھو اب تک فرعونی اور فرعون کفر و شرک کرتے تھے مگر ان پر عذاب نہ آیا۔ موسیٰ علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ اب عذاب آجائیگا کیونکہ تم مجھ سے سرتابی کرتے ہو۔ ٤۔ اس طرح کہ بعض جادوگر بولے کہ موسیٰ علیہ السلام ہماری طرح ہی جادوگر ہیں اور بعض نے کہا نہیں وہ سچے نبی ہیں۔ جادوگروں کا کلام ایسا دلکش اور سچا نہیں ہوتا۔ یا مقابلہ کی نوعیت میں آپس میں جھگڑنے لگے کہ کس طرح ان کا مقابلہ کریں کہ ہماری فتح ظاہر ہو۔ ٥۔ اس طرح کہ تمہیں فرعون کی پوجا سے ہٹا کہ رب تعالیٰ کی عبادت میں مشغول کردیں' فرعون کی پرستش اس وقت ان کی نگاہ میں اچھی تھی ٦۔ تا کہ موسیٰ علیہ السلام پر تمہارے پرے اور صفیں دیکھ کر ہیبت طاری ہو۔ چنانچہ وہ بہتر صفیں بن کر سامنے آئے۔ ہر صف میں ایک ہزار جادوگر تھے (روح وغیرہ) ٧۔ کہ اگر ہم غالب آئے تو فرعون کے مقرب بن جاویں گے اگر موسیٰ علیہ السلام غالب آئے تو فرعون کے دل میں ان کی عظمت قائم ہو جاوے گی۔ ٨۔ اللہ تعالیٰ کو ان جادوگروں کا یہ ادب بہت پسند آیا کہ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام پر پیش قدمی نہ کی بلکہ ادب سے اجازت چاہی۔ اس ادب کی بدولت انہیں دولت ایمان نصیب ہوئی (روح۔ خزائن) ٩۔ اس حکم میں جادو کرنے کی اجازت دینا مقصود نہیں بلکہ جادو [illegible] باطل کرنا مقصود ہے کہ لوگ پہلے باطل کا زور دیکھ [illegible] کا توڑ بھی دیکھیں۔ لہٰذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں [illegible] موسیٰ علیہ السلام نے حرام کام کی اجازت کیوں دی۔ ١٠۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ جادو میں حقیقت نہیں بدلتی' بلکہ دیکھنے والے کے خیال اور آنکھ پر اثر ہوتا ہے' جیسا کہ یخیل الیہ سے ظاہر ہوا دوسرے یہ کہ جادو کا اثر نبی کے خیال اور آنکھ پر بھی ہو سکتا ہے۔ ہمارے حضور کے حافظہ پر جادو کا اثر ہو گیا تھا۔ یہ اثر ایسے ہے جیسے تلوار اور زہر کا اثر' یہ نبوت کے خلاف نہیں۔ ١١۔ ظاہر یہ ہے کہ الیہ کی ضمیر موسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹ رہی ہے۔ یعنی آپ کو بھی ایسا محسوس ہوا کہ لاٹھیاں اور رسیاں چل رہی ہیں کیونکہ جادو کا اثر نبی کے خیال پر ہو سکتا ہے۔ ١٢۔ حضرت موسیٰ کو ان کے جادو کا خوف نہ ہوا بلکہ خوف اس کا ہوا کہ اب میرا معجزہ اور جادو خلط ملط ہو جاویں گے۔ حق باطل سے ممتاز نہ ہو گا' کیونکہ میری لاٹھی بھی سانپ بنے گی اور انہوں نے بھی سانپ ہی بنا کر دکھا دیئے۔ ١٣۔ اس سے معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کو سانپوں سے ڈر نہ ہوا تھا' بلکہ اپنے غالب نہ ہونے کا اور معجزہ اور جادو کے خلط کا خوف تھا۔